معصوم ششم

امام چہارم

حضرت سجاد علیہ السلام

اور ان کی چالیس حدیثیں

چھٹے معصوم

چوتھے امام

حضرت سید سجاد علیہ السلام

نام: علیؑ

مشہور لقب: زین العابدین، سجاد وع،

پدر: امام حسین وع،

مادر: شہر بانو (یزدجرد سوم کی لڑکی)

تاریخ ولادت: پنجم شعبان، یا ۱۵ جمادی اولیٰ: سن ولادت : ۳۸ ہجری قمری

تاریخ شہادت: ۲۵ محرم، ۱۲، اور ۱۸، محرم کا بھی قول ہے ۔

سن شہادت: ۹۵ھ

عمر: ۵۶ سال

مدفن: مدینہ منورہ، بقیع میں،

سبب شہادت: ہشام بن عبدالملک نے زہر دلوایا۔

دوران زندگی: اسکو دو حصّوں پر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ ۲۲ سال والد بزرگوار کے ساتھ رہے ۔

۲۔ ۳۵ (یا) ۳۶ سال آپؑ کا دور امامت ۔

بادشاہان وقت: یزید سے لیکر ہشام بن عبدالملک (یہ دسواں اموی خلیفہ تھا) تک ۹ خلیفہ گزرے ہیں۔

اربعون حديثاً

عن الامام زين العابدين عليه السلام

۱۔ سُبْحانَ مَنْ جَعَلَ الْاِعْتِرافَ بِالنِّعْمَةِ لَهُ حَمْداً، سُبْحانَ مَنْ جَعَلَ الْاِعْتِرافَ بِالْعَجْزِ عَنِ الشُّكْرِ شُكْراً. (بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱۴۲)

۲۔ تَفَكَّرُوا وَاعْمَلُوا لِما خُلِقْتُمْ لَهُ فَإِنَّ اللّهَ لَمْ يَخْلُقْكُمْ عَبَثاً. (تحف العقول ص ۲۷۴)

۳۔ وَإِيّاكُمْ وَصُحْبَةَ الْعاصينَ، وَمَعونَةَ الظّالِمينَ، وَمُجاوَرَةَ الْفاسِقينَ احْذَرُوا فِتْنَتَهُمْ، وَتَباعَدُوا مِنْ ساحَتِهِم، وَاعْلَمُوا أَنَّهُ مَنْ خالَفَ أَوْلِياءَ اللّهِ وَدانَ بِغَيْرِ دينِ اللّهِ، وَاسْتَبَدَّ بِأَمْرِهِ دُونَ أَمْرِ وَلِيِّ اللّهِ، في نارٍ تَلْتَهِبُ، تَأْكُلُ أَبْداناً [قَدْ غابَتْ عَنْها أَرْواحُها] غَلَبَتْ عَلَيْها شِقْوَتُها [فَهُمْ مَوْتى لايَجِدُونَ حَرَّ النّارِ] فَاعْتَبِرُوا يا أُولِي الْأَبْصارِ وَاحْمَدُوا اللّهَ عَلى ما هَداكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ لا تَخْرُجُونَ مِنْ قُدْرَةِ اللّهِ إِلى غَيْرِ قُدْرَتِهِ وَسَيَرَى اللّهُ عَمَلَكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ فَانْتَفِعُوا بِالْعِظَةِ وَتَأَدَّبُوا بِآدابِ الصّالِحينَ (تحف العقول ص ۲۵۴)

امام زین العابدینؑ کی چالیس حدیثیں

۱۔ پاک ومنزہ ہے وہ ذات جس نے اپنی نعمت کے اقرار کو حمد اور شکر سے عاجزی کے اقرار کو شکر قرار دیا۔ "بحار، ج ۷۸، ص ۱۴۲"

۲۔ غور و فکر کرو اور جسکے لئے پیدا کئے گئے ہو اس کیلئے عمل کرو کیونکہ خدا نے تمکو بیکار و عبث نہیں پیدا کیا ہے۔ "تحف العقول ص ۲۷۴"

۳۔ خبردار گنہگاروں کی صحبت نہ اختیار کرو، اور نہ ظالموں کی مدد کرو، اور نہ بدکاروں کا پڑوس اختیار کرو، ان کے فتنوں سے بچو، ان کی قربت سے دور رہو، یہ جان لو کہ جو خاصان خدا کی مخالفت کریگا، اور دین خدا کے علاوہ کسی اور دین کی پیروی کرے گا، اور اپنے امور میں اپنی رای کو مستقل سمجھے گا اور ولی خدا کے امر کی اہمیت نہ دے گا وہ ایسی بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائیگا جو ان بدنوں کو کھاتی ہے جن پر ان کی بدبختی غالب ہوتی ہے۔ لہٰذا اے صاحبان بصیرت عبرت حاصل کرو۔ اور خدا نے تم کو جو ہدایت بخشی ہے اس پر اسکی حمد کرو۔ اور یہ سمجھ لو کہ خدا کی قدرت سے نکل کر کسی غیر کی قدرت میں نہیں داخل ہو سکتے، اور خدا تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔ اور پھر تمہارا حشر بھی اسی کی طرف ہونے والا ہے۔ لہٰذا موعظوں سے نفع حاصل کرو، اور صالحین کے آداب اختیار کرو۔ "تحف العقول ص ۲۵۴"

٤ـ في كتاب له الى محمد ابن مسلم الزُّهري... اَخَذَ عَلَى الْعُلَمٰاءِ فى كِتٰابِهِ إِذْقٰالَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ.. وَاعْلَمْ انَّ اَدْنىٰ مٰا كَتَمْتَ وَاَخَفَّ مَا احْتَمَلْتَ اَنْ آنَسْتَ وَحْشَةَ الظّالِمِ وَسَهَّلْتَ لَهُ طَرِيقَ الْغَيِّ بِدُنُوِّكَ مِنْهُ حِينَ دَنَوْتَ.... اَوَلَيْسَ بِدُعٰائِهِ اِيّٰاكَ حِينَ دَعٰاكَ جَعَلُوكَ قُطْباً اَدٰارُوا بِكَ رَحىٰ مَظٰالِمِهِمْ وَجِسْراً يَعْبُرُونَ عَلَيْكَ اِلىٰ بَلاٰيٰاهُمْ وَسُلَّماً اِلىٰ ضَلاٰلَتِهِمْ دٰاعِياً اِلىٰ غَيِّهِمْ سٰالِكاً سَبِيلَهُمْ يُدْخِلُونَ بِكَ الشَّكَّ عَلَى الْعُلَمٰاءِ وَيَقْتٰادُونَ بِكَ قُلُوبَ الْجُهّالِ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَبْلغ اَخَصُّ وُزَرٰائِهِمْ وَلاٰ اَقْوىٰ اَعْوٰانِهِمْ اِلاّٰ دُونَ مٰا بَلَغْتَ مِنْ اِصْلاٰحِ فَسٰادِهِمْ وَاخْتِلاٰفِ الْخٰاصَّةِ وَالْعٰامَّةِ اِلَيْهِمْ فَمٰا اَقَلَّ مٰا اَعْطَوكَ فى قَدْرِ مٰا اَخَذُوا مِنْكَ وَمٰا أَيْسَرَمٰا عَمَّرُوا لَكَ فَكَيْفَ مٰاخَرَّبُوا عَلَيْكَ فَانْظُرْ لِنَفْسِكَ فَإِنَّهُ لاٰيَنْظُرُ لَهٰا غَيْرُكَ ...

(تحف العقول ص٢٧٦)

٥ـ مٰامِنْ قَطْرَةٍ اَحَبَّ اِلَى اللّهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ قَطْرَتَيْنِ: قَطْرَةُ دَمٍ في سَبِيلِ اللّهِ وَقَطْرَةُ دَمْعَةٍ في سَوادِ اللَّيْلِ لاٰ يُرِيدُ بِهٰا عَبْدٌ إلاّٰ اللّهَ عَزَّوَجَلَّ.

(بحارج ١٠٠ ص١٠)

٦ـ ثَلاٰثٌ مُنْجِيٰاتٌ لِلْمُؤْمِنِ: كَفُّ لِسٰانِهِ عَنِ النّاسِ وَاغْتِيٰابِهِمْ، وَإِشْغٰالُهُ نَفْسَهُ بِمٰا يَنْفَعُهُ لِآخِرَتِهِ وَدُنْيٰاهُ، وَطُولُ الْبُكٰاءِ عَلىٰ خَطِيئَتِهِ.

(تحف العقول ص ٢٨٢)

۴۔ امام زین العابدینؑ نے محمد بن مسلم زہری کو ایک خط میں (زہری اس زمانہ کے درباری علماء میں سے تھے) تحریر فرمایا: خداوند عالم نے قرآن میں علماء سے عہد و پیمان لیتے ہوئے فرمایا ہے: تم کتاب خدا کو صاف صاف بیان کر دینا اور (خبردار) اس کی کوئی بات چھپانا نہیں (پ۴ س ۳ر۔ آل عمران۔ آیت ۱۸۷) پس تم (بھی) جان لو کہ چھپانے کا سب سے آسان طریقہ اور سب سے ہلکا بوجھ جو تمہارے کندھوں پر پڑے گا وہ یہ ہے کہ تمہاری قربت کی وجہ سے ظالموں کی وحشت انسیت سے بدل جائے گی اور گمراہی کا راستہ ان کیلئے آسان ہو جائیگا ... کیا ایسا نہیں ہے کہ ظالم حضرات جو تمہاری دعوتیں کرتے ہیں اس سے ان کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ صرف اپنے ظلم و ستم کی چکی کا قطب تم کو قرار دیں؟ اور اپنی ستمگری کا پہیہ تمہاری وجہ سے گھمائیں، تم کو اپنی بلاؤں سے بچنے کیلئے ایک پل قرار دیں تاکہ تم ان کی گمراہیوں کی سیڑھی اور مبلغ بنو، وہ اس طرح تم کو اسی راستہ پر لگانا چاہتے ہیں جس پر خود چل رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ تمہارے ذریعہ سچے علماء کو لوگوں کی نظر میں مشکوک بنا دیں اور عوام کے قلوب کو اپنی طرف مائل کرلیں۔ وہ لوگ تم سے جو کام لے لیں گے وہ مخصوص ترین وزیروں، اور طاقتور ترین ساتھیوں سے بھی نہیں لے سکتے، تم انکی خراب کاریوں اور فساد کی عیب پوشی کروگے اور ہر خاص و عام کو دربار میں کھینچ بلاؤگے۔

پس جو چیز وہ تم سے لیں گے وہ کہیں عظیم ہوگی اس چیز کے مقابلہ میں جو وہ تم کو دیں گے اور کتنی بے قیمت ہے وہ چیز جسکو تمہارے لئے آباد کریں گے بمقابلہ اس چیز کے جس کو تمہارے لئے ویران کریں گے لہٰذا اپنے بارے میں خود سوچو، اسلئے کہ دوسرا تمہارے لئے نہیں سوچے گا

"تحف العقول ص ۲۷۶"

۵۔ خدا کی بارگاہ میں دو قطروں کے علاوہ کوئی اور قطرہ محبوب نہیں ہے، ۱۔ وہ خون کا قطرہ جو راہ خدا میں گرے، ۲۔ وہ آنسو کا قطرہ جو رات کی تاریکی میں بندہ سے صرف خدا کیلئے گرے۔ "بحار ج ۱۰۰، ص ۱۰"

۶۔ تین چیزیں مومن کو نجات دینے والی ہیں، ۱۔ لوگوں کے بارے میں زبان روکنا، غیبت نہ کرنا۔ ۲۔ ایسے کام کرنا جو اسکے لئے دنیا و آخرت میں مفید ہوں، ۳۔ اپنے گناہوں پر بہت رونا۔ (تحف العقول ص ۲۸۲)

۷- ثَلاثٌ مَنْ كُنَّ فيهِ مِنَ الْمُؤْمِنينَ كانَ في كَنَفِ اللّهِ، وَأظَلَّهُ اللّهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ في ظِلِّ عَرْشِهِ وَآمَنَهُ مِنْ فَزَعِ الْيَوْمِ الْأكْبَرِ: مَنْ أعْطى مِنْ نَفْسِهِ ماهُوَ سائِلُهُمْ لِنَفْسِهِ، وَرَجُلٌ لَمْ يُقَدِّمْ يَداً وَلا رِجْلاً حَتّى يَعْلَمَ أنَّهُ في طاعَةِ اللّهِ قَدَّمَها أوْ في مَعْصِيَتِهِ، وَرَجُلٌ لَمْ يَعِبْ أخاهُ بِعَيْبٍ حَتّى يَتْرُكَ ذلِكَ الْعَيْبَ مِنْ نَفْسِهِ.
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱٤۱).

۸- لا تُعادِيَنَّ أحَداً وَإنْ ظَنَنْتَ أنَّهُ لا يَضُرُّكَ ، وَلا تَزْهَدَنَّ في صَداقَةِ أحَدٍ وَإنْ ظَنَنْتَ أنَّهُ لايَنْفَعُكَ.
(بحارالانوار ج ۷۸ ص ۱٦۰)

۹- إنَّ الْمَعْرِفَةَ وَكَمالَ دينِ الْمُسْلِمِ تَرْكُهُ الْكَلامَ فيما لا يَعْنيهِ، وَقِلَّةُ مِرائِهِ، وَحِلْمُهُ، وَصَبْرُهُ، وَحُسْنُ خُلْقِهِ.
(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۰- قِلَّةُ طَلَبِ الْحَوائِجِ مِنَ النّاسِ هُوَ الْغِنَى الْحاضِرُ.

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۱- مَجالِسُ الصّالِحينَ داعِيَةٌ إلَى الصَّلاحِ.

(تحف العقول ص ۲۸۳)

۱۲- إيّاكَ وَمُصاحَبَةَ الْفاسِقِ، فَإنَّهُ بائِعُكَ بِأكْلَةٍ أوْ أقَلَّ مِنْ ذلِكَ.
(تحف العقول ص۲۷۹)

۷- تین باتیں جس مومن کے اندر رہوں گی وہ خدا کی حمایت میں رہے گا، قیامت میں خدا اسکو اپنے عرش کے زیر سایہ جگہ دیگا اور روز قیامت کے خوف سے امن میں رکھے گا (اور وہ باتیں یہ ہیں) ۱- جن چیزوں کی تم لوگوں سے خواہش رکھتے ہو " مثلاً تمہارا احترام کریں " وہی چیز ان کو پیش کرو، ۲- جب تک یہ معلوم نہ ہوجائے کہ اس میں خدا کی اطاعت ہے یا معصیت اس وقت تک کسی کام کیلئے نہ ہاتھ بڑھاؤ نہ کوئی اقدام کرو۔ ۳- جب تک اپنے عیب دور نہ کرلو دوسرے کی عیب جوئی نہ کرو۔ " اپنے عیوب کی طرف متوجہ رہنا (ایسا مشغلہ ہے کہ) دوسرے کی عیب جوئی سے انسان باز رہتا ہے " بحار، ج ۷۸، ص ۱۴۱"

۸- کسی سے دشمنی نہ کرو چاہے تم کو یہ گمان ہو کہ وہ تم کو ضرر نہیں پہونچائے گا، اور کسی کی دوستی ترک نہ کرو چاہے تمکو گمان ہو کہ اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ (بحار، ج ۷۸، ص ۱۶۰)

۹- معرفت اور دین مسلم کا کمال یہ ہے کہ لا یعنی باتوں کو ترک کردے، بہت کم لڑائی کرے، حلم، صبر، اور حسن خلق کا مالک ہو۔ (تحف العقول، ص ۲۷۹)

۱۰- لوگوں سے بہت کم ضرورتوں کو طلب کرنا، نقداً (یہی) مالداری ہے۔

(تحف العقول، ص ۲۷۹)

۱۱- صالح وشائستہ افراد کے ساتھ نشست وبرخواست شائستگی کی دعوت دیتی ہے

(تحف العقول ص ۲۸۳)

۱۲- خبردار! بدکردار کی صحبت میں نہ رہنا۔ کیونکہ وہ تم کو ایک لقمہ یا اس سے کم پر بیچ دیگا

(تحف العقول ص ۲۷۹)

١٣ـ اِيّاكَ وَمُصاحَبَةَ الْأَحْمَقِ فِإنَّهُ يُرِيدُ اَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ

(تحف العقول ص ٢٧٩)

١٤ـ اِيّاكَ وَمُصاحَبَةَ الْبَخيلِ فِإنَّهُ يَخْذُلُكَ فى مالِهِ أَحْوَجَ ما تَكُونُ اِلَيْهِ.

(تحف العقول ص٢٧٩)

١٥ـ اِيّاكَ وَمُصاحَبَةَ الْكَذّابِ فِإنَّهُ بِمَنْزِلَةِ السَّرابِ يُقَرِّبُ لَكَ الْبَعيدَ وَيُبَعِّدُ لَكَ الْقَريبَ.

(تحف العقول ص ٢٧٩)

١٦ـ إنْ شَتَمَكَ رَجُلٌ عَنْ يَمينِكَ ثُمَّ تَحَوَّلَ إلى يَسارِكَ وَاعْتَذَرَ إلَيْكَ، فَاقْبَلْ عُذْرَهُ.

(تحف العقول ص ٢٨٢)

١٧ـ نَظَرُ الْمُؤمِنِ في وَجْهِ أخيهِ الْمُؤمِنِ لِلْمَوَدَّةِ وَالْمَحَبَّةِ لَهُ عِبادَةٌ.

(تحف العقول ص٢٨٢)

١٨ـ أمّا حَقُّ جارِكَ فَحِفْظُهُ غائِباً، وَإكْرامُهُ شاهِداً، وَنُصْرَتُهُ إذا كانَ مَظْلُوماً، وَلا تَتَّبِعْ لَهُ عَوْرَةً، فَاِنْ عَلِمْتَ عَلَيْهِ سُوءً سَتَرْتَهُ عَلَيْهِ، وَإنْ عَلِمْتَ أنَّهُ يَقْبَلُ نَصيحَتَكَ نَصَحْتَهُ فيما بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ، وَلا تُسلِمْهُ عِنْدَ شَديدَةٍ، وَتُقيلُ عَثْرَتَهُ، وَتَغْفِرُ ذَنْبَهُ، وَتُعاشِرُهُ مُعاشَرَةً كَريمَةً. (بحارالانوار ج ٧٤ ص٧)

۱۳۔ بیوقوف شخص کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ جب تم کو فائدہ پہونچانا چاہے گا تو نقصان پہونچادے گا تحف العقول ص ۲۷۹

۱۴۔ خبردار! بخیل کی صحبت سے بچو کیونکہ تمہاری شدید ضرورت کے وقت تم کو اپنے مال سے محروم کردیگا۔ تحف العقول ص ۲۷۹

۱۵۔ جھوٹے کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ سراب کی طرح ہے دور کو تمہارے قریب کریگا اور قریب کو دور کرے گا۔ (تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۶۔ اگر کوئی تمکو تمہارے داہنی طرف گالی دے پھر بائیں طرف آکر معافی مانگ لے تو اس کو قبول کرلو۔ (تحف العقول ص ۲۸۲)

۱۷۔ برادر مومن کا برادر مومن کے چہرے کی طرف نظر کرنا مودت ہے اور اس سے محبت کرنا عبادت ہے۔ تحف العقول ص ۲۸۲

۱۸۔ ہمسایہ کا حق یہ ہے کہ اس کے غائب ہونے کی صورت میں اس کے آبرو کی حفاظت کرو، اور اس کی موجودگی میں اس کا احترام باقی رکھو، جب وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کرو، اس کی غیبت نہ کرو، اگر اس کی کسی برائی پر مطلع ہوجاؤ تو اس کو چھپا ڈالو، اور اگر تم کو معلوم ہو کہ تمہاری نصیحت کو قبول کرے گا تو اس کو اپنے اور اس کے درمیان جو ہے (اس اعتبار سے) نصیحت کرو، سختی کے وقت اس کو تنہا نہ چھوڑ دو، (بلکہ اس کی مدد کرو) اس کی لغزشوں کا خیال نہ کرو، اس کی غلطیوں کو معاف کردو، اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

بحار، ج ۷۴، ص ۷

۱۹.وَاعْصِمْنِى مِنْ أَنْ أَظُنَّ بِذِى عَدَمٍ خَسَاسَةً أَوْأَظُنَّ بِصَاحِبِ ثَرْوَةٍ فَضْلاً فَإِنَّ الشَّرِيفَ مَنْ شَرَّفَتْهُ طَاعَتُكَ وَالْعَزِيزَ مَنْ أَعَزَّتْهُ عِبَادَتُكَ.

(الصحيفة السجادية الدعاء: ۳۵)

۲۰.وَالْمُؤْمِنُ خَلَطَ عَمَلَهُ بِحِلْمِهِ، يَجْلِسُ لِيَعْلَمَ، وَيَنْصِتُ لِيَسْلَمَ، لَا يُحَدِّثُ بِالأَمَانَةِ الأَصْدِقَاءَ، وَلَا يَكْتُمُ الشَّهَادَةَ لِلْبُعَدَاءِ، وَلَا يَعْمَلُ شَيْئاً مِنَ الْحَقِّ رِئَاءً، وَلَا يَتْرُكُهُ حَيَاءً، انْ زُكِّيَ خَافَ مِمَّا يَقُولُونَ، وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ، وَلَا يَضُرُّهُ جَهْلُ مَنْ جَهِلَهُ. (تحف العقول ص ۲۸۰)

۲۱.أَمَّا حَقُّ ذِى الْمَعْرُوفِ عَلَيْكَ: فَأَنْ تَشْكُرَهُ، وَتَذْكُرَ مَعْرُوفَهُ، وَتَنْشُرَ لَهُ الْمَقَالَةَ الْحَسَنَةَ، وَتُخْلِصَ لَهُ الدُّعَاءَ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ كُنْتَ قَدْ شَكَرْتَهُ سِرّاً وَعَلَانِيَةً، ثُمَّ إِنْ أَمْكَنَ مُكَافَأَتُهُ بِالْفِعْلِ كَافَأْتَهُ، وَإِلَّا كُنْتَ مُرْصِداً لَهُ، مُوَطِّناً نَفْسَكَ عَلَيْهَا.
(تحف العقول ص ۲۶۵)

۲۲.إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَى اللَّهِ أَحْسَنُكُمْ عَمَلاً، وَإِنَّ أَعْظَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَمَلاً أَعْظَمُكُمْ فِيمَا عِنْدَ اللَّهِ رَغْبَةً، وَإِنَّ أَنْجَاكُمْ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ أَشَدُّكُمْ خَشْيَةً لِلَّهِ، وَإِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنَ اللَّهِ أَوْسَعُكُمْ خُلُقاً، وَإِنَّ أَرْضَاكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَسْبَغُكُمْ عَلَى عِيَالِهِ، وَإِنَّ أَكْرَمَكُمْ عَلَى اللَّهِ أَتْقَاكُمْ لِلَّهِ. (تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۹۔ خداوندا مجھے اس (لغزش) سے محفوظ رکھ کہ میں فقیر کیلئے یہ خیال کروں وہ پست "وذلیل" ہے اور مالدار کیلئے خیال کروں کہ وہ برتر (وبلند مقام والا) ہے کیونکہ شریف تو وہ ہے جس کو تیری اطاعت شرف بخشے، اور صاحب عزت وہ ہے جسکو تیری عبادت عزت عطا کرے۔ "صحیفہ سجادیہ، دعا ۳۵"

۲۰۔ مومن "کے خصوصیات یہ ہیں کہ" اسکا عمل حلم سے مخلوط ہوتا ہے، وہ (ایسی جگہ) بیٹھتا ہے جہاں سیکھے، خاموش رہتا ہے تاکہ سالم رہے جو بات بطور امانت اسکو بتائی جائے وہ دوستوں پر بھی ظاہر نہیں کرتا، غیروں کی گواہی بھی نہیں چھپاتا، کسی کام کو بطور ریاکاری انجام نہیں دیتا، اور نہ شرم کی وجہ سے اس کو چھوڑ دیتا ہے، اگر اس کی تعریف کی جائے تو تعریف کرنے والوں کی گفتگو سے ڈرتا ہے (کہ کہیں مجھے غرور نہ پیدا ہو جائے) اور جن گناہوں کے بارے میں کسی کو خبر نہیں ہوتی ان سے استغفار کرتا ہے۔ جاہلوں کی نادانی اسکو کوئی ضرر نہیں پہونچا سکتی۔ "تحف العقول ص ۲۸۰"

۲۱۔ احسان کرنے والے کا حق یہ ہے کہ، ۱۔ اس کا شکریہ ادا کرو ۲۔ اس کے احسان کا ذکر کرو ۳۔ اسکے بارے میں اچھی باتیں پھیلاؤ، ۴۔ تمہارے اور خدا کے درمیان جو ہے اس کے واسطے سے خدا سے اس کیلئے دعا کرو، اور اگر ایسا کر دیا تو نہاں و عیاں میں تم نے اس کی قدردانی کی۔ اس کے بعد اگر ہو سکے تو عملاً اس کے محبت کا جبران کرو، ورنہ اسکے انتظار میں رہو اور اپنے نفس کو اس پر آمادہ رکھو۔ "تحف العقول ص ۲۶۵"

۲۲۔ تم میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک محبوب وہ ہے جسکا عمل سب سے اچھا ہو، اور خدا کے نزدیک از روئے عمل تم میں سب سے زیادہ عظیم وہ ہے جسکا جزائے الٰہی پر اشتیاق زیادہ ہو، اور سب سے زیادہ عذاب الٰہی سے نجات پانے والا وہ ہے جو سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہو اور جو سب سے زیادہ بااخلاق ہے وہی سب سے زیادہ خدا سے قریب ہے۔ اور تم میں سب سے زیادہ خدا کو راضی رکھنے والا وہ ہے جو اپنے عیال پر سب سے زیادہ کشائش عطا کرے، اور خدا کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ محترم وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ "تحف العقول، ص ۲۷۹"

۲۳۔ لَوْيَعْلَمُ النّاسُ مٰا في طَلَبِ الْعِلْمِ لَطَلَبُوهُ وَلَوْبِسَفْكِ الْمُهَجِ وَخَوْضِ اللُّجَجِ. (بحارالانوار ج ۱ ص۱۸۵)

۲٤۔ وَرَأىٰ عَليلاً قَدْ بَرِئَ فَقٰالَ عَلَيْهِ السَّلامُ لَهُ يَهْنَؤُكَ الطَّهُورُ مِنَ الذُّنُوبِ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ ذَكَرَكَ فَاذْكُرْهُ وَاَقٰالَكَ فَاشْكُرْهُ. (تحف العقول ص ۲۸۰)

۲۵۔ اِتَّقُوا اَلْكَذِبَ الصَّغيرَ مِنْهُ والكَبيرَ في كُلِّ جِدٍّ وَهَزْلٍ.
(تحف العقول ص۲۷۸)

۲٦۔ وَالذُّنُوبُ الَّتى تَرُدُّ الدُّعاءَ: سُوءُ النِّيَّةِ، وَخُبْثُ السَّريرَةِ، وَالنِّفاقُ مَعَ الْاِخْوانِ، وَتَرْكُ التَّصْديقِ بِالْاِجٰابَةِ، وَتَاْخيرُ الصَّلَوٰاتِ الْمَفْرُوضاتِ حَتّى تَذْهَبَ أَوْقٰاتُها، وَتَرْكُ التَّقَرُّبِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِالْبِرِّ وَالصَّدَقَةِ، وَاسْتِعْمٰالُ الْبَذاءِ وَالْفُحْشِ فِي اَلْقَوْلِ. (معانى الاخبار ص ۲۷۱)

۲۷۔ قيلَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلامُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَاآبْنَ رَسُولِ اللّٰهِ؟ قٰالَ(ع): أَصْبَحْتُ مَطْلُوباً بِثَمٰاني خِصٰالٍ؛ اَللّٰهُ تَعٰالىٰ يَطْلُبُنى بِالْفَرٰائِضِ، وَالنَّبِيُّ(ص) بِالسُّنَّةِ، وَالْعِيٰالُ بِالْقُوتِ، وَالنَّفْسُ بِالشَّهْوَةِ، وَالشَّيْطٰانُ بِالْمَعْصِيَةِ، وَالْحافِظانِ بِصِدْقِ الْعَمَلِ، وَمَلَكُ الْمَوْتِ بِالرُّوحِ، وَالْقَبْرُ بِالْجَسَدِ، فَأَنَا بَيْنَ هٰذِهِ الْخِصٰالِ مَطْلُوبٌ. (بحارج ۷٦ ص ۱۵)

۲۳۔ اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ طلب علم میں کیا فوائد ہیں تو خون بہاکر ، اور دریا کے موجوں میں گھس کر بھی حاصل کرتے ۔ بحار، ج ۱، ص ۱۸۵ "

۲۴۔ امام چہارمؑ نے ایک بیمار کو شفا یافتہ پاکر فرمایا: گناہوں سے (بیماری سے) نجات پانے پر تجھ کو مبارک ہو، خدا نے تجھ کو یاد رکھا، پس تو بھی اس کا ذکر کر، اور تیرے گناہوں کو ختم کر دیا لہٰذا اس کا شکر ادا کر۔ (تحف العقول ص ۲۸۰)

۲۵۔ گناہ سے بچو چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، شوخی میں ہو یا واقعی طور سے ہو۔
تحف العقول، ص ۲۷۸ "

۲۶۔ جو چیزیں دعاؤں کے قبول نہ ہونے کی سبب بنتی ہیں ان میں سے یہ (کبھی) ہیں، ۱۔ بدنیتی، ۲۔ خبث باطنی، ۳۔ برادران دینی کے ساتھ منافقت، ۴ قبولیت دعا پر اعتقاد نہ رکھنا، ۵۔ واجب نمازوں کو ان کے وقت پر نہ پڑھنا اور ان میں اتنی تاخیر کرنا کہ ان کا وقت ہی گزر جائے۔ ۶۔ صدقہ و احسان نہ کر کے تقرب الی اللہ کو چھوڑ دینا، ۷۔ فحش باتیں کرنا اور رفتار میں برائی پیدا کر لینا۔ "معانی الاخبار، ص ۲۷۱ "

۲۷۔ امام زین العابدینؑ سے کہا گیا: مولا آپؑ کی صبح کیسی ہوئی؟ ارشاد فرمایا: اس عالم میں " میں نے صبح کی کہ مجھ سے آٹھ چیزوں کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ ۱۔ خدا واجبات کا مطالبہ کر رہا تھا ۲۔ رسول خداؐ سنت کا مطالبہ کر رہے تھے۔ ۳۔ بال بچے قوت (لایموت) کا مطالبہ کر رہے تھے، ۴۔ نفس شہوت کا تقاضا کر رہا تھا، ۵۔ شیطان معصیت پر آمادہ کر رہا تھا، ۶۔ کراماً کاتبین (رقیب و عتید) درست عمل کا مطالبہ کر رہے تھے، ۷۔ ملک الموت موت کا مطالبہ کر رہا تھا ۸۔ قبر جسم کا مطالبہ کر رہی تھی۔ پس میں ان سب کا مطلوب تھا۔ " بحار، ج ۷۶، ص ۱۵ "

۲۸۔مَنْ اَشْفَقَ مِنَ النّارِ بادَرَ بِالتَّوْبَةِ اِلَى اللّهِ مِنْ ذُنُوبِهِ، وَرٰاجَعَ عَنِ الْمَحٰارِمِ.
(تحف العقول ص ۲۸۱)

۲۹۔إيّاكَ وَالاِبْتِهاجَ بِالذَّنْبِ فَإنَّ الاِبْتِهاجَ بِهِ أَعْظَمُ مِنْ رُكُوبِهِ.
(بحارالأنوار ج۷۸ ص۱۵۹)

۳۰۔اَلذُّنُوبُ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ: اَلْبَغْيُ عَلَى النّاسِ، وَالزَّوالُ عَنِ الْعادَةِ فِي الْخَيْرِ وَاصْطِناعِ الْمَعْرُوفِ، وَكُفْرانُ النِّعَمِ، وَتَرْكُ الشُّكْرِ.
(معانی الاخبار ص ۲۷۰)

۳۱۔لا تَمْتَنِعْ مِنْ تَرْكِ الْقَبيحِ وَإنْ كُنْتَ قَدْ عُرِفْتَ بِهِ.
(بحارالانوار ج۷۸ ص ۱۶۱)

۳۲۔ما مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إلَى اللّهِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَفَرْجٍ.
(تحف العقول ص۲۸۲)

۳۳۔كَمْ مِنْ مَفْتُونٍ بِحُسْنِ الْقَوْلِ فيهِ، وَكَمْ مِنْ مَغْرُورٍ بِحُسْنِ السَّتْرِ عَلَيْهِ، وَكَمْ مِنْ مُسْتَدْرَجٍ بِالْاِحْسانِ اِلَيْهِ.
(تحف العقول ص ۲۸۱)

۳۴۔مَنْ كَرُمَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ هانَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيا.
(تحف العقول ص۲۷۸)

۲۸۔ جو آتش جہنم سے ڈرے گا وہ خدا سے اپنے گناہوں کے بارے میں جلد توبہ کرے گا اور حرام کاموں کے ارتکاب سے بچے گا
(تحف العقول، ص ۲۸۱)

۲۹۔ خبردار گناہوں پر خوش نہ ہونا کیونکہ گناہوں پر خوش ہونا گناہ کرنے سے زیادہ عظیم ہے
(بحار، ج ۷۸، ص ۱۵۹)

۳۰۔ جو گناہ نعمتوں کو بدل (متغیر) دیتے ہیں ان میں سے یہ (بھی) ہیں، ۱۔ لوگوں پر ظلم کرنا، ۲۔ اچھی عادت کو چھوڑ دینا، ۳۔ نیک پروگرام کو ترک کر دینا، ۴۔ کفران نعمت کرنا، ۵۔ شکر نہ کرنا۔
"معانی الاخبار، ص ۲۷۰"

۳۱۔ برائی کے چھوڑنے میں کوئی تأمل نہ کرو چاہے اس سے تم کتنا بھی آشنا ہو چکے ہو۔
(بحار، ج ۷۸، ص ۱۶۱)

۳۲۔ خدا کی معرفت کے بعد شکم و شرمگاہ کی عفت سے زیادہ کوئی چیز خدا کے نزدیک محبوب نہیں ہے۔
"تحف العقول، ص ۲۸۲"

۳۳۔ کتنے ایسے لوگ ہیں جو ان کے، ان کے تعریف سے دھوکہ کھا جاتے ہیں، اور کتنے ایسے لوگ ہیں جو خدا کی اچھی پردہ پوشی کی وجہ سے مغرور ہو جاتے ہیں، اور کتنے ایسے لوگ ہیں جو خدا کے لطف و کرم کی وجہ سے غافل ہو جاتے ہیں۔
"تحف العقول، ص ۲۸۱"

۳۴۔ جسکے نزدیک اس کا نفس محترم ہوگا۔ اس کی نظر میں دنیا حقیر و ذلیل ہو جائے گی۔
(تحف العقول، ص ۲۷۸)

٣٥-خَيْرُ مَفاتيحِ الاُمُورِ الصِدْقُ، وَ خَيْرُ خَواتيمِها الْوَفاءُ.

(بحارج ٧٨ ص ١٦١)

٣٦-اَلرِّضا بِمَكْرُوهِ الْقَضاءِ أَرْفَعُ دَرَجاتِ الْيَقينِ

(بحارالانوارج ٧٨ ص ١٣٥)

٣٧- قيلَ لَهُ: مَنْ أَعْظَمُ النّاسِ خَطَراً؟ فَقالَ عليه السلام: من لَمْ يَرَ الدُّنْيا خَطَرا لِنَفْسِهِ

(بحار الانوارج ٧٨ ص ١٣٥)

٣٨- اَيُّهَا النّاسُ اتَّقُوا اللّهَ وَاعْلَمُوا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ راجِعُونَ فَتَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ ما عَمِلَتْ مِنْ خَيرٍ مُحْضَراً وَما عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَها وَبَيْنَهُ اَمَداً بَعيداً وَيُحَذِّرُكُمُ اللّهُ نَفْسَهُ، وَيْحَكَ يَابْنَ آدَمَ الْغافِلَ وَلَيْسَ مَغْفُولاً عَنْهُ اِنَّ اَجَلَكَ اَسْرَعُ شَيْءٍ اِلَيْكَ قَدْ اَقْبَلَ نَحْوَكَ حَثيثاً يَطْلُبُكَ وَيُوشِكُ اَنْ يُدْرِكَكَ فَكَانَ قَدْ اُوْفَيْتَ اَجَلَكَ وَقَد قَبَضَ الْمَلَكُ رُوحَكَ وَصيِّرْتَ إلىٰ قَبْرِكَ وَحيداً، فَرُدَّ اِلَيْكَ رُوحُكَ، وَاقْتَحَمَ عَلَيْكَ مَلَكاكَ مُنْكِرٌ وَنَكيرٌ لِمُساءَلَتِكَ وَشَديدِ امْتِحانِكَ، اَلا وَاِنَّ اَوَّلَ ما يَسْئَلانِكَ عَنْ رَبِّكَ، الَّذى كُنْتَ تَعْبُدُهُ، وَعَنْ نَبِيِّكَ الَّذى اُرْسِلَ اِلَيْكَ، وَعَنْ دينِكَ الَّذى كُنْتَ تَدينُ بِهِ، وَعَنْ كِتابِكَ الَّذى كُنْتَ تَتْلُوهُ، وَعَنْ اِمامِكَ الَّذى كُنْتَ تَتَوَلّاهُ، وَعَنْ عُمْرِكَ فيما اَفْنَيْتَ، وَعَنْ مالِكَ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبْتَهُ، وَفيما اَنْفَقْتَهُ.

(تحف العقول ص ٢٤٩)

۳۵۔ سچائی بہترین کلید امور ہے، اور وفاداری تمام امور کا بہترین خاتمہ ہے۔

"بحار، ج ۷۸، ص ۱۶۱"

۳۶۔ ناخوشگوار مقدرات پر راضی رہنا یقین کا سب سے بلند درجہ ہے۔

بحار، ج ۷۸، ص ۱۶۱

۳۷۔ حضرت سجادؑ سے پوچھا گیا: سب سے زیادہ کس کو خطرہ ہے؟ حضرت نے فرمایا جس نے اپنے لئے دنیا کو خطرہ نہ سمجھا۔ (بحار ج ۷۸، ص ۱۳۵)

۳۸۔ لوگو تقوائے الٰہی اختیار کرو اور یہ جان لو کہ (تمہاری) اسی کی طرف بازگشت ہے۔ اور (اس دن) ہر شخص اپنے عمل خیر کو موجود پائے گا۔ اور برے عمل کیلئے خواہش کرے گا کاش میرے اور اس برے عمل کے درمیان ایک طویل فاصلہ ہوتا، خدا تم کو اپنے سے خوف دلاتا ہے۔ اے آدم کی غافل اولاد تجھ پر وائے ہو (تو تو غافل ہے) مگر "دنیا کی بیدار آنکھیں" تجھ سے غافل نہیں ہیں۔ موت سب سے زیادہ تیز تیری طرف آنے والی ہے۔ بڑی جلدی میں تجھ کو تلاش کرتی ہوئی آرہی ہے اور قریب ہے کہ تجھے آلے۔ اس وقت تیری عمر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہوگا، ملک تیری روح نکال چکا ہوگا اور تو تنہا اپنی قبر میں ہوگا۔ پھر تیری روح واپس کی جائے گی اور منکر و نکیر دو فرشتے تیرے پاس سخت امتحان کیلئے آئیں گے اور سوال کرنے آئیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ سب سے پہلے تجھ سے تیرے خدا کے بارے میں جس کی تو عبادت کرتا تھا پوچھا جائے گا۔ اس کے بعد اس نبی کے بارے میں سوال کیا جائیگا جسکو تیری طرف بھیجا گیا ہے۔ اور اس دین کے بارمیں پوچھا جائیگا جس دین پر تم تھے۔ اور اس کتاب کے بارے میں پوچھا جائے گا جس کی تم تلاوت کرتے تھے اور اس امام کے بارمیں سوال کیا جائیگا جس کی ولایت کے قائل تھے اور عمر کے بارمیں پوچھا جائے گا کہ کس میں فنا کیا، اور مال کے بارے میں سوال ہوگا، کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا۔ "تحف العقول ص ۲۴۹"

۳۹۔ فَحَقُّ أُمِّكَ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّهَا حَمَلَتْكَ حَيْثُ لَا يَحْمِلُ أَحَدٌ أَحَداً، وَأَطْعَمَتْكَ مِنْ ثَمَرَةِ قَلْبِهَا مَالَا يُطْعِمُ أَحَدٌ أَحَداً، وَأَنَّهَا وَقَتْكَ بِسَمْعِهَا، وَبَصَرِهَا، وَيَدِهَا، وَرِجْلِهَا وَشَعْرِهَا، وَبَشَرِهَا وَجَمِيعِ جَوَارِحِهَا مُسْتَبْشِرَةً بِذَلِكَ، فَرِحَةً، مُوَابِلَةً مُحْتَمِلَةً لِمَا فِيهِ مَكْرُوهُهَا وَأَلَمُهَا وَثِقْلُهَا وَغَمُّهَا حَتَّى دَفَعَتْهَا عَنْكَ يَدُ الْقُدْرَةِ وَأَخْرَجَتْكَ إِلَى الْأَرْضِ، فَرَضِيَتْ أَنْ تَشْبَعَ وَتَجُوعَ هِيَ، وَتَكْسُوكَ وَتَعْرَى، وَتَرْوِيَكَ وَتَظْمَأُ، وَتُظِلَّكَ وَتَضْحَى، وَتُنَعِّمَكَ بِبُؤْسِهَا، وَتُلَذِّذَكَ بِالنَّوْمِ بِأَرَقِهَا، وَكَانَ بَطْنُهَا لَكَ وِعَاءً، وَحِجْرُهَا لَكَ حِوَاءً وَثَدْيُهَا لَكَ سِقَاءً وَنَفْسُهَا لَكَ وِقَاءً، تُبَاشِرُ حَرَّ الدُّنْيَا وَبَرْدَهَا لَكَ وَدُونَكَ، فَتَشْكُرُهَا عَلَى قَدْرِ ذَلِكَ، وَلَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ إِلَّا بِعَوْنِ اللَّهِ وَتَوْفِيقِهِ

(تحف العقول ص ٢٦٣)

٤٠۔ فَخُذْ حِذْرَكَ، وَانْظُرْ لِنَفْسِكَ، وَأَعِدَّ الْجَوَابَ قَبْلَ الْإِمْتِحَانِ، وَالْمُسَاءَلَةِ وَالْإِخْتِبَارِ، فَإِنْ تَكُ مُؤْمِناً عَارِفاً بِدِينِكَ، مُتَّبِعاً لِلصَّادِقِينَ، مُوَالِياً لِأَوْلِيَاءِ اللَّهِ لَقَاكَ اللَّهُ حُجَّتَكَ وَأَنْطَقَ لِسَانَكَ بِالصَّوَابِ فَأَحْسَنْتَ الْجَوَابَ وَبُشِّرْتَ بِالْجَنَّةِ وَالرِّضْوَانِ مِنَ اللَّهِ، وَاسْتَقْبَلَتْكَ الْمَلَائِكَةُ بِالرَّوْحِ وَالرَّيْحَانِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ كَذَلِكَ تلجلج لِسَانُكَ، وَدَحَضَتْ حُجَّتُكَ وَعَيِيتَ عَنِ الْجَوَابِ وَبُشِّرْتَ بِالنَّارِ، وَاسْتَقْبَلَتْكَ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِنُزُلٍ مِنْ حَمِيمٍ وَتَصْلِيَةِ جَحِيمٍ

(تحف العقول ص ٢٤٩ — ٢٥٠)

۳۹۔ تمہارے اوپر تمہاری ماں کا یہ حق ہے کہ تم یہ جان لو کہ تم کو ایسی جگہ اٹھایا جہاں کوئی کسی کو اٹھا نہیں سکتا، اور اپنا میوہ دل تم کو کھلایا جو کوئی کسی کو کھلا نہیں سکتا ہے۔ اس نے بڑی خوشی و مسرت سے اپنی آنکھوں، کانوں، ہاتھوں، پیروں، بال و کھال و تمام اعضاء و جوارح کو تیرے لئے ڈھال بنایا، اور تمام رنج و غم و الم سنگینی و ناپسندیدگی کو اس وقت تک برداشت کیا جب تک دست قدرت نے تجھے رحم مادر سے نکال کر زمین تک نہ پہونچا دیا۔ وہ اس بات پر خوش تھی کہ تو شکم سیر رہے چاہے وہ بھوکی ہو، تجھ کو لباس پہنائے چاہے خود برہنہ ہو، تجھ کو سیراب کرے چاہے خود پیاسی رہے، تجھ پر سایہ کرے چاہے خود دھوپ میں رہے، تجھ کو ناز و نعم میں رکھے چاہے خود سختی برداشت کرے، خود بیدار رہ کر تجھے خواب نوشین کا مزا عطا کرے، اس کا پیٹ تیرے وجود کیلئے ظرف تھا، اس کی گود تیرے لئے محل نوازش تھی، اس کے پستان تیرے لئے ذریعہ سیرابی تھے اور اس کی ذات تیرے لئے باعث حفاظت تھی، دنیا کا سرد و گرم تیرے لئے برداشت کرتی تھی لہٰذا تو بھی اسی قدر اس کا شکریہ ادا کر، مگر تو اس پر خدا کی مدد و توفیق کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ "تحف العقول، ص ۲۶۳"

۴۰۔ اپنے دفاع کا ذریعہ فراہم کرو، اپنے بارے میں غور کرو، امتحان و اختبار اور سوال سے پہلے جواب کیلئے آمادہ و تیار ہو جاؤ، اگر تم مومن اور اپنے دین کے عارف، اور صادقین کے پیرو، اور خاصان خدا کے چاہنے والے ہو تو خدا (عالم قبر میں) سوال کے وقت اپنی حجت تم کو سکھا دے گا اور تمہاری زبان پر صحیح جواب جاری ہو جائے گا اور تم عمدہ جواب دیدو گے اور خدا کی طرف سے تم کو جنت اور رضائے الٰہی کی بشارت دیدی جائے گی اور ملائکہ خوشی و خرمی کے ساتھ تیرا استقبال کریں گے ــــ لیکن اگر تم ایسے نہ ہوئے تو تمہاری زبان لکنت کرے گی، تمہاری دلیل باطل ہو جائے گی، تم جواب سے عاجز ہو گے، اور تم کو دوزخ کی اطلاع دیدی جائے گی اور عذاب کے ملائکہ گرم پانی اور القائے دوزخ کے ساتھ تمہارا استقبال کریں گے۔ "تحف العقول، ص ۲۴۹-۲۵۰"